www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مقالات

پروفیسر حافظ محمد عبداللہ

عربی شاعری میں مُعلّقات کی اہمیّت

معلقات، معلّقہ کی جمع ہے، اس کا مادہ "علق" ہے جس کے معنی: عمدہ اور نفیس چیز کے ہیں۔ ابنِ منظور، صاحبِ لسانُ العرب نے اس کا معنی یوں کیا ہے:

العلق: المال الكريم، و يقال: علق خير...... والجمع اعلاق[1] الخ

المنجد فی اللغة والاعلام میں ہے: العلق جمعه اعلاق و علوق: النفيس من كل شيئ لتعلق قلبه.[2] یعنی علق سے مراد ہر وہ نفیس چیز جس کی طرف دل مائل ہو جائے۔ اس اعتبار سے معلقات سے مراد دورِ جاہلیت کے ایسے قصائد جو لفظی اور معنوی اعتبار سے اس دور کی شاعری میں سب سے زیادہ عمدہ اور نفیس ہیں۔

وجہ تسمیہ:

معلقات کی وجہ تسمیہ کے بارے میں اُدباء اور ناقدین کے الگ الگ نظریات ہیں۔

(۱) بعض ادباء کے خیال میں عربوں کے نزدیک ان قصائد کی بڑی شان و عظمت تھی۔ کیونکہ وہ شاعری کے بڑے دلدادہ تھے اور اسے بڑی اہمیت دیتے تھے۔[3] اسی لئے ان قصائد کی تعظیم و تکریم کی بناء پر وہ انہیں بیت اللہ کی دیواروں سے لٹکا دیا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی وجہ سے انہیں معلقات کہا جاتا ہے۔[4]

ابنِ عبد ربہ اپنی کتاب "العقد الفرید" میں لکھتے ہیں کہ عرب چونکہ شعروشاعری کے ساتھ حد درجہ والہانہ عقیدت رکھتے تھے اس لئے انہوں نے ان قصائد کو سونے کے پانی کے ساتھ لکھ کر دیوارِ کعبہ سے آویزاں کر دیا تھا اس بناء پر انہیں "مذّھبات" بھی کہا جاتا ہے۔[5]

ابن رشیق نے بھی اپنی کتاب "العمدة" میں اس روایت کی تصدیق کی ہے۔[6]

اسی طرح ابن خلدون[7] اور البغدادی[8] نے بھی روایتِ تعلیقِ کعبہ کی تائید کی ہے۔ جرجی زیدان، نظریۂ تعلیق کعبہ کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"جب قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بنوہاشم کے ساتھ مقاطعہ کی دستاویز تیار کی تو اسے خانہ کعبہ کے ساتھ آویزاں کر دیا تھا لہٰذا اس سے زمانہ جاہلیت میں عربوں کی ان قصائد کی اہمیت کے پیش نظر انہیں دیوار کعبہ سے آویزاں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کر دینے کی روایت کو تسلیم کر لینے میں تقویت حاصل ہوتی ہے" (۹)

مشہور نحوی اور شارحِ معلقات ابو جعفر النحاس کا خیال ہے کہ "عرب سوقِ عکاظ میں جمع ہو کر شعر گوئی میں مقابلہ کرتے تھے تو اگر کوئی قصیدہ بادشاہ کو پسند آجاتا تو وہ حکم دیتا" علقوا لنا ھذہ (۱۰) (کہ اسے ہمارے لئے لٹکادو) اس طرح وہ چاہتا کہ اس کی لائبریری کے خزانہ میں شامل ہو جائے۔

ابن رشیق نے بھی العمدۃ میں اس روایت کو بیان کیا ہے۔ (۱۱)

آر۔ اے نکلسن تعلیقِ کعبہ کے نظریہ کے مخالف ہیں۔ (۱۲) اسی طرح چارلس جیمز کا خیال ہے کہ معلقہ کا لفظ علق سے مشتق ہے جس کے معنی "قیمتی اور گراں مایہ" چیز ہیں۔ چنانچہ ان قصائد کو ان کی اہمیت کے سبب معلقات کہا جاتا ہے۔ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اصل معنی چھوڑ کر تعلیق کعبہ کی روایت کو گھڑ لیا گیا ہے۔ (۱۳)

آربری کہتے ہیں کہ معلقات کا لفظ "علق" سے مشتق ہے جس کے معنی نقل کرنا ہے۔ اس لئے معلقات کو یہ نام اس وجہ سے دیا گیا ہے کہ یہ طویل زبانی روایت کے بعد نقل کئے گئے ہیں۔

بلکہ آربری تو یہ بھی کہتے ہیں کہ قرونِ وُسطیٰ میں بعض عرب مصنف چونکہ اپنی تصانیف کو گلے میں لٹکا کر رکھتے تھے اس لئے یہ قرین قیاس ہے کہ ان قصائد کے شعراء انہیں ہر وقت اپنے ساتھ رکھتے ہوں اس وجہ سے انہیں معلقات کہا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں انہیں ہاروں سے تشبیہ دیتے ہوئے "السموط" کہا جاتا تھا تو ہو سکتا ہے کہ اس وجہ سے ان کا نام معلقات مشہور ہو گیا ہو۔ (۱۴)

معلقات کی تعداد:

جس طرح معلقات کی وجہ تسمیہ میں اُدباء کا اختلاف ہے اسی طرح ان کی تعداد میں بھی وہ اختلاف رکھتے ہیں۔ البتہ مشہور قول یہی ہے کہ ان کی تعداد سات ہے۔ (۱۵)

(۱) معلقہ امرؤ القیس (۲) معلقہ زہیر بن ابی سلمیٰ (۳) معلقہ لبید بن ربیعہ (۴) معلقہ طرفہ بن العبد (۵) معلقہ عنترۃ بن الشداد (۶) معلقہ عمرو بن کلثوم (۷) معلقہ حارث بن حلزۃ (۱۶)

"جمھرۃ اشعار العرب" کے مصنف ابو زید القرشی نے ان کی تعداد آٹھ لکھی ہے اور مذکورہ بالا معلقات میں حارث بن حلزہ کے معلقہ کے بجائے اعشیٰ کے معلقہ کو شامل کیا ہے اور نابغہ ذبیانی کا اضافہ کیا ہے۔ (۱۷) لیکن معلقات کے مشہور شارح ابو جعفر النحاس نے مندرجہ بالا تعداد میں معلقہ حارث بن حلزۃ کو بھی شامل رکھا ہے اس طرح اس کے نزدیک تعداد، معلقات واصحابھا نو ہو جاتی ہے۔ (۱۸)

ابو زکریا التبریزی کے نزدیک معلقات کی تعداد دس ہے اور وہ ان میں عبید بن الابرص کے معلقہ کو بھی شامل کرتا ہے۔ (۱۸) تاہم ان تمام اقوال میں راجح قول یہی ہے کہ ان کی تعداد سات ہے۔ (۱۹)

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اصحابِ معلقات اور ان کا مختصر تعارف

(۱) امرؤ القیس :

حندج بن حجر، ابوالحارث کنیت، ذوالقروح اور "الملک الضلیل" لقب تھا۔ اس کی تاریخِ پیدائش کے بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اس بارے میں مؤرخین خاموش ہیں۔ دورِ جاہلیت کے مشہور شعراء کا سرخیل ہے۔ اس کی شاعری میں فصیح الفاظ، نُدرتِ خیال اور حُسنِ تشبیہ پائی جاتی ہے بلکہ بعض نقاد اسے ملک التشبیہات کے نام سے یاد کرتے ہیں[۲۰] امرؤ القیس پہلا شاعر ہے جس نے محبوب کے کھنڈرات پر کھڑے ہو کر رونے کی رسم ایجاد کی، جیسے وہ اپنے اس قصیدے کے آغاز میں کہتا ہے :

قفا نبك من ذكرى حبيب و منزل
بسقط اللوى بين الدخول فحومل [۲۱]

اس کے اشعار اس کی زندگی اور اس کی قوم کی تاریخ کے عکاس ہیں۔ یہ شراب کا بہت دلدادہ تھا اور اس کی ساری زندگی عورتوں سے عشق کرنے میں گذری۔ اس وجہ سے اس کے اشعار میں شراب، عورتوں اور شکار کا ذکر ملتا ہے۔ اس کی وفات ۵۶۰ء میں ہوئی اور یہ جبلِ عسیب میں دفن ہوا[۲۲] اس کے اس قصیدے کے اشعار کی تعداد بعض روایتوں میں بیاسی اور بعض میں اکاسی[۲۳] ہے۔

نمونہ کلام :

وقوفا بها صحبي عليّ مطيهم
يقولون لاتهلك اسىً و تجمل
وان شفائي عبره مهراقة
فهل عند رسم دارس من معوّل
و ليل كموج البحر ارخى سدوله
عليّ بانواع الهموم ليبتلي
فقلت له لما تمطى بصلبه
وأردف أعجاز وناء بكلكل
الا ايها الليل الطويل الا انجلي

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بصبح وماالاصباح منک بامثل

فیا لک من لیل کان نجومہ

(i) بکل مغار الفتل شدت بیذبل

(ii) یا مراس کتان الی صم جندل [۲۴]

(۲) زہیر بن ابی سلمی

زہیر بن ابی سلمی اپنے دور کا دانشمند شخص تھا۔ اس نے اپنے سوتیلے باپ اوس بن حجر، شاعرِ مُضَر کے گھر پرورش پائی اور کچھ عرصہ اس کے ماموں بشامہ بن الغدیر نے بھی اس کی پرورش کی۔ زہیر قبیلہ مزینہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ زہیر نے اپنے ماموں بشامہ کی کمال درجہ خوشہ چینی کی کیونکہ وہ اپنے قبیلے میں بلند پایہ شاعری اور اپنی اعلیٰ دانشمندی کی وجہ سے ناموری پاچکا تھا۔ شاعری میں زہیر کا سارا خاندان ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا باپ، دونوں بہنیں اور دونوں بیٹے قابل ذکر شعراء میں شمار ہوتے ہیں اِس کا کلام پیچیدہ عبارات اور غریب الفاظ سے پاک ہے۔ اس کے قصیدہ کو "حولیات" کہا جاتا ہے کیونکہ روایات کے مطابق یہ چار ماہ تک قصیدہ کہتا۔ پھر چار ماہ تک کانٹ چھانٹ کرتا اور اس کے بعد چار ماہ تک اسے ماہرین فن کے سامنے پیش کرتا تھا اس طرح ایک سال سے پہلے وہ اپنا قصیدہ پیش نہیں کرتا تھا۔ [۲۵] اس بارے میں وہ اپنے شعر میں بھی وضاحت کرتا ہے۔ [۲۶]

زہیر ایسا شاعر ہے کہ یہ اپنی چند مخصوص خوبیوں کے سبب باقی شعراء میں سے ممتاز ہو جاتا ہے [۲۷] اس نے تقریباً سو سال عمر پائی اور قبل از نبوت مرگیا جیسا کہ خود ایک شعر میں کہتا ہے۔

بدالی انی عشت تسعین حجة

تباعا و عشرا عشتها و ثمانیا [۲۸]

اس کے معلقہ کے اشعار شرح الزوزنی میں باسٹھ (۶۲) اور بعض دوسری اردو کی شروح میں چونسٹھ اور پینسٹھ روایت ہوئے ہیں۔

نمونہ کلام:

وقفت بها من بعد عشرین حجة

فلایا عرفت الدار بعد توهم

فلما عرفت الدار قلت لربعها

الا انعم صباحا ایها الربع واسلم

فلا تکتمن الله ما فی صدورکم

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

لیخفی و مھما یکتم اللہ یعلم
یوخر فیوضع فی کتاب فیدخر
لیوم الحساب او یعجل فینقم (۲۹)

(۳) لبید بن ربیعہؓ:

ابو عقیل لبید بن ربیعہؓ العامری کا تعلق قبیلہ مُضر سے تھا جبکہ اس کی والدہ بنو عبس سے تھی۔ بعض نے اسے ہوازن قیس سے بیان کیا ہے۔ تاہم یہ مسلمان شاعر ہے جس نے زمانہ جاہلیت کے ساتھ ساتھ زمانہ اسلام بھی دیکھا اور شاعری کی' البتہ اس کی جاہلی شاعری زیادہ اور اسلامی دور کی شاعری بہت کم ہے۔ اس کی شاعری میں دیہاتی زندگی کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس کی شاعری کے مضامین بھی دیگر جاہلی شعراء کی طرح ہیں۔ اس نے حضرت معاویہ کے دور میں (۶۱ھ) میں وفات پائی (۳۰) اس کے معلقہ کے اشعار کی تعداد نواسی ۸۹ ہے جبکہ الزوزنی کی شرح میں اٹھاسی ۸۸ درج ہیں۔

نمونہ کلام:

عفت الدیار محلھا فمقامھا
بمنی تأبد غولھا فرجامھا
فوقفت اسالھا وکیف سئوالنا
صما خوالد ما یبین کلامھا
تراک امکنۃ اذا لم ارضھا
او یرتبط بعض النفوس حمامھا
ادعو بھن لعافر امطفل
بذلت لجیران الجمیع لحامھا (۳۱)

(۴) طرفۃ بن العبد:

طرفۃ بن العبد بن سفیان، بکر بن وائل قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کا باپ اس کے بچپن میں ہی مرگیا تھا۔ اس کے چچاؤں نے اس پر بہت ظلم کئے اور اس کی ماں کا حصہ غصب کرلیا۔ اس وجہ سے اس کی تربیت صحیح خطوط پر نہ ہوسکی' چنانچہ یہ اوائل عمر سے ہی شراب نوشی اور لہو ولعب کی طرف مائل ہوگیا اور اس نے اپنا سارا مال عیاشی میں ضائع کردیا اس کے بعد یہ عمرو بن ہند شاہِ حیرہ کی طرف گیا اور اس کی تعریف کی اور اس کے مصاحبین میں شامل ہوگیا اس کا ماموں "المتلمس" بھی شاعر تھا۔ طرفہ، اصحاب معلقات میں سب سے چھوٹی عمر کا تھا لیکن اپنے کلام کی عمدگی اور جرأت کے سبب ان میں اچھا مقام پاگیا۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

یہی وجہ ہے کہ اس کا معلقہ، زہیر کے معلقہ کے بعد شمار ہوتا ہے۔ اس کے معلقہ کے اشعار کی تعداد سو سے زائد ہے۔ یہ اشعار مبہم معانی، مشکل تراکیب اور غریب الفاظ پر مشتمل ہیں۔ اس نے اس معلقہ میں اپنی ذات کو موضوع بنایا ہے اور اپنے حالات و مصائب بیان کئے ہیں۔ اس کی پیدائش کا ذکر نہیں ملتا تاہم یہ بیس سال کی عمر میں ۵۴۴ء یا ۵۵۲ء میں کثرتِ شراب کی وجہ سے مرگیا۔ (۴۲) تاریخ ادبِ عربی میں احمد حسن الزیات نے طرفہ کی بہن الخرنق کے اس شعر کے حوالے سے اس کی موت کے وقت، عمر چھبیس سال لکھی ہے:

عددنا له ستا و عشرين حجة
فلما توفاها استوى سيدا قحما
فجعنا به لما رجونا ايابه
علي خير حال لا وليدا ولا قحما (۴۳)

نمونہ کلام:

لخولة اطلال ببُرقة ثهمد
تلوح كباقي الوشم في ظاهر اليد
وقوفا بها صبحي علىّ مطيّهم
يقولون لاتهلك أسى و تجلّد
اذا ا لقوم قالوا من فتى خلت انني
عُنيت فلم اكسل ولم اتبلد (۴۴)

(۵) عنترۃ بن شداد:

بعض روایتوں میں اس کا نام عنترۃ بن شداد بن عمرو ہے۔ جبکہ بعض میں اس کا نام عنترۃ ابن عمرو بن شداد بن معاویہ بن قراد العبسی بیان ہوا ہے (۴۵) اس کی کنیت ابو المغلس تھی۔ (۴۶) اس کا قبیلہ عبس قبائلِ مضر میں سے ہے۔ یہ اور اس کی قوم نجد میں رہتی تھی۔ اس کی ماں زبیبہ سیاہ رنگ کی حبشن تھی۔ جو حبشہ کے ایک بادشاہ کی بیٹی تھی۔ اس کے والد نے اسے ایک جنگ میں قیدی بنایا تھا اور پھر اسے اپنے تصرف میں کرلیا اسی سے عنترہ پیدا ہوا۔ (۴۷)

جاہلی شعراء اور اس کے شہ سواروں میں عنترہ کی بہت شہرت تھی۔ (۴۸) اور اپنے زمانے میں دلیری، سخاوت، حلیم الطبعی اور خوش اخلاقی میں معروف تھا۔ یہ جنگ داحس اور غبراء میں شریک ہوا اور اس نے اچھی قیادت کی۔ عنترہ نے بڑی لمبی عمر پائی اور اس کا بڑھاپا اتنا بڑھ گیا کہ اس کی کھال بھی لٹک

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

گئی۔ ۶۱۵ء میں یہ قتل ہوا۔

اس کی شاعری میں فخر، حماسہ، غزل موجود ہے جبکہ مدح اور مرثیہ بہت کم ہے۔ اس کے کلام میں سے اس کا معلقہ سب سے زیادہ مشہور ہے۔ علاوہ ازیں جاہلی شعراء کی شاعری جیسے مضامین اس کی شاعری میں بھی ہیں۔ (۳۹)

اس کے معلقہ کے اشعار کی تعداد نوے ۹۰ ہے۔

نمونہ کلام:

هل غادر الشّعراء من متردّم
ام هل عرفت الدّار بعد توهم
ان تغد في دوني ا لقناع فانّني
طبّ باخذ الفارس المستلئم
اثني عليّ بما علمت فانّني
سمع مخا لقتي اذا لم أظلم
واذا ظلمت فانّ ظلمي باسل
مرّ مذاقته كطعم العلقم (۴۰)

(۶) عمرو بن کلثوم:

اس کا تعلق قبیلہ تغلب سے تھا۔ اس کا باپ کلثوم اپنی قوم کا سردار تھا اور اس کی ماں لیلیٰ مشہور شاعر المهلهل کی بیٹی تھی۔ عمرو بن کلثوم بہت خود دار، غیور اور بڑا بہادر جوان تھا۔ پندرہ سال کی عمر میں یہ اپنی قوم کا سردار بن گیا اور خاندان کی آپس کی رنجشوں اور لڑائیوں میں بطور فیصل کام کرتا تھا۔ یہ ۶۰۰ء میں فوت ہوا۔ یہ بڑا برجستہ گو شاعر تھا۔ اس کا طرز بیان نہایت پاکیزہ اور بلند ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ کم گو شاعر ہے۔ اس کی شاعری کا مشہور حصہ اس کا معلقہ ہے جس کے اشعار کی تعداد تقریباً ایک سو آٹھ (۱۰۸) بیان ہوئی ہے۔ (۴۱)

نمونہ کلام:

ألاهبّي بصحنك فاصبحينا
ولا تبقي خمور الأندرينا
أبا هند فلا تعجل علينا
وأنظرنا نخبّرك اليقينا

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بأنّا نورد الرأيات بيضا
ونصدرهنّ حمرا قد روينا
ورثنا المجد قد علمت معدّ
نطاعن دونه حتى يبينا (۴۲)

(۷) الحارث بن حلزة:

اس کی کنیت ابو الظلیم بیان کی جاتی ہے۔ یہ سادات بکر سے ہے۔ بکر و تغلب دو متحارب جاہلی قبیلے تھے۔ ان کے مابین جنگیں بہت دیر تک ہوتی رہیں۔ حارث اپنی قوم بنی بکر میں وہی مقام رکھتا تھا جو بنی تغلب میں عمرو بن کلثوم۔

عمرو تغلب کا شاعر تھا اور حارث بکر کا۔ عمرو اپنی قوم کی تعریف کرتا اور ان پر فخریہ کلام کہتا اور حارث اپنی قوم کے ساتھ۔ حارث بھی اپنے قصیدے (معلقے) کی وجہ سے مشہور ہوا بلکہ اس کے معلقے کے سوا دوسرے اشعار ہم تک کم ہی پہنچے ہیں۔ اس کے معلقے میں بھی غزل، فراق، اور وصفِ ناقہ جیسے مضامین ہیں۔ اس کے علاوہ حماسہ و فخر بھی موجود ہے۔ ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ لمبے قصائد میں سب سے زیادہ عمدہ عمرو بن کلثوم، حارث بن حلزہ اور طرفہ بن العبد کے قصیدے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حارث نے اپنا قصیدہ عمرو بن ہند کے سامنے پڑھا تھا جو اپنی قوم کا معزز و بزرگ بادشاہ تھا اور اس میں حارث نے عمرو بن کلثوم کے کلام کا رد کیا تھا اور اس کی قوم پر غصے کا اظہار کیا تھا۔ اور عمرو بن ہند کی تعریف کی، چنانچہ بکر و تغلب کے درمیان نزاع کے بارے میں عمرو بن ہند نے بکر کے حق میں فیصلہ دیا تھا۔ حارث نے تقریباً ایک سو پینتیس سال عمر پائی۔ (۴۳)

اس کے قصیدے کے اشعار کی تعداد بیاسی ۸۲ اور تراسی ۸۳ بیان کی گئی ہے۔ (۴۴)

نمونہ کلام:

آذنتنا ببينها أسماء
ربّ ثاو يملُّ منه الثّوآء
آذنتنا ببينها ثم ولّت
ليتَ شعري متى يكونُ لقاءُ (۴۵)
غير انّي قد استعين على الهمّ
اذا خفّ بالثّوى النّجآء
بزفوف كانّها هقلةٌ

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

أمّ رئال دويّةٌ سقفاء

ايها الناطق المرقش عنا

عند عمرو وهل لذاك بقاء

فملكنا بذلك النّاس حتى

ملك المنذر بن ماء السمآء

ملك أضلع البريّة لا يو

جد فيها لما لديه كفاء (۴۶)

حاشیہ جات

(۱) ابن منظور: ۲۶۸/۱۰ — (۲) المنجد فی اللغۃ والاعلام: ۵۲۶ — (۳) تاریخ الیعقوبی: ۲۶۲/۱، ابن خلدون (اردو): ۵۴۳ — (۴) المفصل: ۴۹/۱ — (۵) العقد الفرید: ۱۰۳/۶، العمدۃ: ۹۶/۱ — (۶) العمدۃ: ۹۶/۱ — (۷) — (۸) خزانۃ الادب — (۹) تاریخ آداب اللغۃ العربیۃ: ۱، العمدۃ: ۹۶/۱ — (۱۰) العمدۃ: ۹۶/۱ — (۱۱) ایضاً — (۱۲) آر۔ اے نکلسن: ۱۰۲، ۱۰۳ — (۱۳) ایضاً — (۱۴) تاریخ الادب العربی: ۲۱، ادباء العرب: ۹۶/۱ — (۱۵) العقد الفرید: ۱۰۳/۶، ۱۰۴، المفصل: ۴۹/۱ — (۱۶) جمہرۃ اشعار العرب — (۱۷) ادباء العرب: ۹۶/۱ — (۱۸) العقد الفرید: ۱۰۳/۶، ۱۰۴ — (۱۹) تاریخ الادب العربی: ۳۲، المفصل: ۵۴/۱، مصادر الدراسات الادبیۃ: ۴۲/۱ — (۲۰) تاریخ الادب العربی: ۳۴ — (۲۱) المفصل فی تاریخ الادب العربی: ۵۴/۱، تاریخ الادب العربی: ۳۴ — (۲۲) مصادر الدراسات الادبیۃ: ۲۲/۱، المفصل: ۵۳/۱، ادباء العرب: ۹۷/۱ تاریخ الادب العربی: ۳۴، ۳۵ — (۲۳) شرح المعلقات السبع للسلفی: ۳۱-۷۵ — (۲۴) بعض نسخوں میں اس کی جگہ یہ ہے "بکل مغار الفتل شدت بیذبل" — (۲۵) المفصل فی تاریخ الادب العربی: ۷۱/۱، ادباء العرب: ۱۲۸/۱، ۱۲۹ — تاریخ الادب العربی: ۳۸، شرح الزوزنی: ۷۲ — (۲۶) شعر یہ ہے:

هذا زهير لا زهير مزينه ——— وافاك لاهر ما على علاّته

دعه و حوليّاته ثم استمع ——— لزهير عصرك حسن ليلياته

(المفصل: ۷۲/۱) — (۲۷) المفصل: ۷۲/۱ — (۲۸) تاریخ الادب العربی: ۳۹ — (۲۹) ایضاً: ۳۸، ۳۹ — (۳۰) المفصل: ۷۶/۱، شرح الزوزنی: ۹۰، تاریخ الادب العربی: ۵۱، اُدباء العرب: ۱۴۴/۱ — (۳۱) المفصل: ۷۶/۱ — (۳۲) المفصل: ۵۹/۱، ادباء العرب: ۱۱۴/۱، شرح الزوزنی: ۴۵، شرح السلفی: ۷۶، مصادر: ۲۵/۱، تاریخ الادب العربی: ۴۵ —

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ